

## 101172-کیا داود علیہ السلام بانسری استعمال کرتے تھے؟

### سوال

میں گانے کا حکم پوچھنا چاہتا ہوں، میں تو یہ کہتا ہوں کہ چڑیا کے چھانے کی آواز میں موسیقی ہے، اور آبشار سے گرنے والے پانی کی آواز میں بھی موسیقی ہے، اور بارش اور تیز ہوا کی آواز میں بھی موسیقی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم موسیقی نہ سنیں، اور پھر اللہ کے نبی داود علیہ السلام گانے بجانے کے آلات کے ساتھ استغفار کرتے تھے، میں شوت انگیز اور گندی قسم کی کلام پر مشتمل گانوں کی بات نہیں کرتا، بلکہ میں تو اس موسیقی کے متعلق بات کر رہا ہوں جو پر سکون ہے، اور عام قسم کی کلام ہو، آپ سے گزارش ہے کہ پوری وضاحت کے ساتھ جواب دیں؟

### پسندیدہ جواب

موسیقی سننے کی حرمت اور اس کے دلائل سوال نمبر (5000) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں، اور اسی طرح چڑیا کے چھانے، یا پانی کے بہنے کی آواز پر موسیقی کو قیاس کرنے کا باطل ہونا سوال نمبر (96219) کے جواب میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں۔

اور یہ کہنا کہ: داود علیہ السلام گانے بجانے کے آلات کے ساتھ استغفار کیا کرتے تھے، اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ملتی، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

"تجھے آل داود کی سر میں سے سر میلی آواز دی گئی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5048) صحیح مسلم حدیث نمبر (793).

اس سے مراد تو بہتر اور اچھی آواز ہے، تو اس کی اچھی آواز بانسری کی آواز سے مشابہ ہوئی۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و سلم کا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمانا:

"تجھے آل داود کی سر میلی آواز سے آواز دی گئی ہے"

علماء رحمہم اللہ کئے ہیں:

یہاں مزماں سے مراد سر میلی اور اچھی آواز ہے، اور زمرا صلی میں سر لگانے اور گانے کو کہتے ہیں، اور آل داود سے مراد داود علیہ السلام خود ہیں، بعض اوقات آل فلان کا اطلاق خود اس کے اپنے نفس پر ہوتا ہے، داود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی اچھی آواز دے رکھی تھی "انہی

اور عراقی کا کہنا ہے:

یہاں مزار سے مراد اچھی آواز ہے، اور اس کا اصل وہ آہ ہے جس سے سر کا کرکا یا جاتا ہے، ان کی اچھی اور بہتر اور یقینی آواز کو مزار کی آواز سے تشبیہ دی ہے... قرأت میں ان سے بہتر کوئی بھی آواز میں نہیں پڑھ سکتا تھا" انتہی.

دیکھیں : طرح التتریب (3/105).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں :

"مزار سے مراد حسن صوت یعنی اچھی آواز ہے، اور اصل میں یہ آہ ہوتا ہے، اچھی آواز میں مشابہت کی بناء پر اس پر اس نام کا اطلاق ہوا ہے" انتہی.

اور یہ بالکل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی طرح ہی ہے کہ انہوں نے بھی جب مزار شیطان کا لفظ بولا تھا، جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث میں آیا ہے : عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روزان کے والد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے تو اس وقت ان کے پاس دو انصاری بچیاں بعاش کی لڑائی کے متعلق کہے گئے اشعار گاربی تھیں، تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے : مزار شیطان یہ الفاظ انہوں نے دوبار کئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے :

ابو بکر انہیں کچھ نہ کو، یقیناً ہر قوم کی کوئی عید ہے، اور یہ دن ہمارے لیے عید کا روز ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3931) صحیح مسلم حدیث نمبر (892).

حالانکہ ان دونوں بیکھوں کے پاس کوئی بانسری یا گانے بجانے والا آہ نہ تھا، لیکن اس کے باوجود ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس گانے کو مزار الشیطان کا نام دیا، اور قیف ہونے میں اسے مزار الشیطان سے تشبیہ دی.

واللہ اعلم.